REGD. No. L. 6254

بسم اللہ الرحمن الرحیم

فون نمبر ۲۹

إِنَّ الْفَضْلَ بِيَدِ اللّٰهِ يُؤْتِيهِ مَنْ يَّشَاءُ
عَسٰى أَنْ يَّبْعَثَكَ رَبُّكَ مَقَامًا مَّحْمُودًا

الفضل

ربوہ

یوم پنجشنبہ روزنامہ ۴ ذیقعدہ ۱۳۸۰ھ

فی پرچہ ایک آنہ سات پائی (سابقہ) ۱۰ نئے پیسے

جلد ۵۰/۱۵ ۔ ۲۰ شہادۃ ۱۳۴۰ ہش ۔ ۲۰ اپریل ۱۹۶۱ء ۔ نمبر ۹۰

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی اطال اللہ بقاءہ

کی صحت کے متعلق تازہ اطلاع

محترم صاحبزادہ ڈاکٹر مرزا منور احمد صاحب ربوہ

ربوہ ۱۹ اپریل بوقت ۸½ بجے صبح

کل دن بھر حضور کو ضعف اور اعصابی بے چینی کی شکایت رہی۔ اس وقت طبیعت نسبتاً بہتر ہے۔

احباب جماعت حضور کی شفائے کامل و عاجل کے لئے التزام سے دعائیں جاری رکھیں

"کیوبا کی صورت حال عالمی جنگ میں تبدیل ہو سکتی ہے" صدر کینیڈی کو خروشیف کی دھمکی

باغیوں نے کیوبا کے پانچ صوبوں میں مضبوطی سے قدم جما لئے۔ دار الحکومت میں گھمسان کی جنگ

ماسکو ۱۹ اپریل۔ روس کے وزیر اعظم مسٹر خروشیف نے امریکہ کے صدر کینیڈی کو تنبیہ کی ہے کہ کیوبا کی صورت حال عالمی جنگ میں تبدیل ہو سکتی ہے اور پھر شاید امریکہ کے لئے اس جنگ کو سنبھالنا ممکن نہ رہے۔ مسٹر خروشیف نے کہا ہے۔ کہ اگر امریکہ نے کیوبا کے معاملات میں مداخلت بند نہ کی۔ اور اس طرح جنگ نہ رکی۔ تو روس کی پالیسی کے بارے میں کوئی غلط فہمی نہیں رہنی چاہیئے۔ روس اس صورت میں کیوبا کو ہر قسم کی مدد دے گا اس سے پہلے حکومت روس نے امریکہ سے مطالبہ کیا تھا۔ کہ وہ وزیر اعظم کیوبا فیڈل کاسترو کے مخالفوں کو امداد نہ دے۔ اور کیوبا کے خلاف جارحانہ کارروائیاں روکنے کے لئے ضروری اقدامات کرے۔ حکومت روس کے اعلان میں فیڈل کاسترو کو ہر قسم کی مدد کا یقین دلایا گیا تھا۔ دریں اثناء کیوبا میں لڑائی کے متعلق متضاد خبریں موصول ہو رہی ہیں۔ کیوبا کے وزیر اعظم کاسترو نے کہا ہے۔ کہ ان کی فوجیں تنخواہ دار باغیوں کا ڈٹ کر مقابلہ کر رہی ہیں۔ اور آئندہ چند گھنٹوں تک باغیوں کے خلاف فتح و نصرت کا اعلان کر دیا جائے گا۔ انہوں نے ان خبروں کی تردید کی ہے۔ کہ ان کے بھائی (وزیر دفاع) کو گرفتار کر لیا گیا ہے۔ اور سانتیاگو پر باغیوں کا قبضہ ہو گیا ہے۔ دوسری طرف باغیوں نے دعوےٰ کیا ہے۔ کہ انہوں نے کیوبا کے چھ میں سے پانچ صوبوں میں مضبوطی سے قدم جما لئے ہیں۔ اور اب کیوبا کے دار الحکومت ہوانا میں جنگ جاری ہے۔ باغیوں نے بتایا ہے کہ فیڈل کاسترو پر قاتلانہ حملہ ہوا۔ جس سے وہ بال بال بچ گئے۔

جلال بایار اور مندریز مجرم قرار دے دیئے گئے

یاسیدا ۱۹ اپریل۔ ترکیہ کی ہائی کورٹ نے سابق صدر جلال بایار اور سابق وزیر اعظم عدنان مندریز کو ڈیموکریٹک پارٹی کے لیڈر عصمت انونو کے قتل کی سازش میں شریک ہونے کا مجرم قرار دیا ہے۔ چالیس اور ملزموں کے خلاف بھی جرم ثابت ہو گیا ہے۔ چودہ ملزم جن میں دو جرنیل بھی شامل تھے۔ اس الزام سے بری کر دیئے گئے ہیں۔ استغاثہ کی طرف سے مجرموں کو سزائے موت دینے کا مطالبہ کیا گیا تھا۔ عدالت عالیہ سزا کا اعلان بعد میں

جماعت احمدیہ کی تعمیر کردہ مساجد اور تبلیغی مشنوں کی وجہ سے

یورپ میں اسلام کی جڑیں مضبوط ہو گئی ہیں

بالآخر اس حصۂ دنیا میں بھی اسلام غالب آئے بغیر نہ رہے گا

ربوہ ۔۔۔ مورخہ ۱۷ اپریل کی شام کو جماعت احمدیہ احمد نگر کے زیر اہتمام منعقدہ ایک جلسہ میں یورپ کے مبلغین اسلام مکرم مولود احمد خان صاحب امام مسجد لنڈن اور مکرم عبد الحکیم صاحب اکمل مبلغ ہالینڈ نے انگلستان اور یورپ میں تبلیغ اسلام کے دلچسپ اور ایمان افروز حالات بیان کرتے ہوئے اس امر کو بڑی خوبی سے واضح کیا کہ جماعت احمدیہ کی تعمیر کردہ مساجد اور تبلیغی مشنوں اور اشاعت اسلام کی ان تھک مساعی کی وجہ سے وہاں اسلام کی جڑیں اس درجہ مضبوط ہو گئی ہیں۔ کہ وہاں کے اہل علم اور اہل فکر حضرات کا ایک معقول حصہ یہ سوچنے پر مجبور ہو گیا ہے کہ بالآخر اس حصۂ دنیا میں بھی اسلام غالب آئے بغیر نہ رہے گا۔

جماعت احمدیہ احمد نگر کے اس خصوصی جلسہ میں جو مسجد احمدیہ احمد نگر میں منعقد ہوا۔ صدارت کے فرائض وہاں کی مقامی جماعت کے صدر مکرم مولانا ابو العطاء صاحب فاضل نے ادا فرمائے۔ آپ نے صدارتی ارشادات میں خدمت اسلام کی خاطر زندگیاں وقف کرنے کی اہمیت پر ایمان افروز پیرایہ میں روشنی ڈالی۔ نیز مکرم قریشی محمد نذیر صاحب ملتانی اور مکرم گیانی واحد حسین صاحب مربی سلسلہ نے پنجابی زبان میں صداقت حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام پر عام فہم انداز میں مخلصانہ اور مدلل تقاریر فرمائیں۔ جو سامعین کے لئے بہت ازدیاد ایمان کا موجب ہوئیں

۲ ہوئیں ۔۔۔ جلسہ کا آغاز تلاوت قرآن مجید سے ہوا جو مکرم بشیر احمد صاحب قمر نے کی بعد ازاں مکرم خلیل الرحمٰن صاحب نے سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی ایک نظم خوش الحانی سے پڑھ کر سنائی۔ بعدہ صاحب صدر مکرم مولانا ابو العطاء صاحب نے جماعت احمدیہ احمد نگر کی طرف سے یورپ کے ہر دو مبلغین اسلام کا خیر مقدم کرتے ہوئے وقف زندگی کی اہمیت واضح فرمائی اور بتایا کہ جو لوگ خدمت اسلام کی خاطر اپنی زندگیاں وقف کرتے ہیں اور تکالیف اٹھا کر دور دراز ممالک میں جاتے (باقی صفحہ ۸ پر)

وقفِ زندگی

اسلام کی قابلِ قدر خدمت کا ذریعہ

"بے شک ہماری جماعت میں ایسے لوگ بھی ہیں جنہوں نے مالی لحاظ سے سلسلہ کی بہت بڑی خدمت کی ہے اور ہم ان کی قدر کرتے ہیں۔ لیکن جن لوگوں نے اپنی زندگیاں اسلام کے لئے وقف کر دیں۔ اور رات اور دن وہ خدمت سلسلہ میں مصروف رہے۔ ان کے وجود سے ہمارے سلسلہ کو جو فائدہ پہونچا ہے۔ وہ روپیہ کے ذریعہ خدمت کرنے والوں سے بہت زیادہ ہے۔" (الفضل ۲۲ اکتوبر ۱۹۵۵ء)

(ارشاد حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ)

(وکیل الدیوان تحریک جدید)

ایڈیٹر: روشن دین تنویر بی۔ اے۔ ایل ایل۔ بی

مسعود احمد پرنٹر و پبلشر نے ضیاء الاسلام پریس ربوہ میں چھپوا کر دفتر الفضل دار الرحمت غربی ربوہ سے شائع کیا

روزنامہ الفضل ربوہ
مورخہ ۲۰ اپریل ۱۹۶۱ء

صداقت حضرت مسیح موعودؑ کے متعلق
حضرت خواجہ غلام فرید کی شہادت

جشن فرید کے موقع پر جو حال ہی میں زمانہ حال کے عظیم اور مشہور صوفی اور ملتانی پنجابی کے بے بدل شاعر حضرت خواجہ غلام فرید علیہ الرحمۃ چاچڑاں شریف کے متعلق معاصر عزیز نوائے وقت کی حالیہ دو اشاعتوں ۱۴ ۲/۶۱ اور ۱۶ ۲/۶۱ میں مضامین شائع ہوئے ہیں جن میں سے ایک میں آپ کی بے نظیر اور بلند شاعرانہ قابلیت کا اعتراف کیا گیا ہے اور دوسرے میں آپ کے صوفیانہ مسلک کے متعلق وضاحت کی گئی ہے۔ آپ کتنے بلند پایہ شاعر تھے اسکے متعلق علامہ محمد اقبال مرحوم کے الفاظ ذیل ملاحظہ ہوں۔

"ان کا کلام گہرے مطالعہ کا محتاج ہے۔ مجھے تو اس میں بین الاقوامی اہمیت کے عناصر نظر آتے ہیں۔"

(نوائے وقت ۱۴ ۲/۶۱)

حضرت خواجہ علیہ الرحمۃ کی پیدائش ۱۸۴۲ء میں ہوئی اور آپ کی وفات ۱۹۰۱ء میں ہوئی۔ مہر عبد الحق صاحب ایم اے پی ایچ ڈی اپنے مضمون "فرید اور ان کے معاصرین" میں تحریر فرماتے ہیں۔

"فرید کا تعلق براہ راست ایک ایسی روحانی گدی سے ہے جسکے مریدوں اور عقیدتمندوں کا حلقہ سندھ تک ایک بہت بڑے علاقے تک پھیلا ہوا ہے۔ تصوف کے ماحول میں آپ نے آنکھیں کھولیں، قال اللہ اور قال الرسولؐ کی فضاؤں میں آپ نے پرورش پائی۔ علوم عقلیہ اور باطنیہ کی مجلسوں میں آپ جوان ہوئے اور پاکیزہ اور مقدس صحبتوں میں آپ نے زندگی بسر کی، عربی فارسی زبانوں کے علاوہ متعدد دوسری زبانوں پر آپ کو عبور حاصل تھا۔ راگ ودیا سے قلبی لگاؤ رکھتے تھے اور عشق آپ کا مسلک تھا۔ اردگرد کی زندگی اپنی اصلی اور فطری صورت میں آپکے سامنے بے نقاب تھی۔ علاوہ ازیں جہاں باقی ہندوستان کی فضائیں سیاسی بحران کی وجہ سے زہر آلود ہو چکی تھیں۔ اور ملک بھر میں امن وامان اور سکون وقرار مفقود ہو چکا تھا۔ یہاں کا ماحول اسی طرح پرسکون تھا جس طرح آج ہے یہی وجہ ہے کہ خواجہ صاحب کے کلام میں ایسا ہموار اور مستقل قسم کا توازن پایا جاتا ہے جس سے اس زمانے کے تمام اہل قلم خصوصاً دلی اور لکھنو کے شعراء محروم ہیں۔"

جناب ارشاد احمد صاحب شاہد نے اپنے مضمون "خواجہ فرید کا صوفیانہ مسلک" میں فرمایا ہے۔

"شیخ سعدی کی طرح انہیں بھی یہ کہنے کا فخر حاصل تھا کہ ؎

ہمہ قبیلۂ من عالمانِ دین بودند
مرا معلم عشق تو شاعری آموخت

علم ظاہری و باطنی میں اپنے بڑے بھائی "فخر جہاں" سے فیضیاب ہوئے اور انہیں سے بیعت کی۔ اپنے کلام میں جگہ جگہ ان کا ذکر کرتے تھے آپ کی دینی اور صوفیانہ معلومات کافی وسیع تھیں۔" (نوائے وقت ۱۴ ۲/۶۱)

یہ مختصر حوالے ہم نے اسلئے یہاں درج کئے ہیں تاکہ معلوم ہو جائے کہ آپ کتنے بلند شان بزرگ تھے اور اپنے وقت میں اپنے علاقہ میں آپکو کیا مقام حاصل تھا۔ حقیقت یہ ہے کہ زمانہ حال میں اس علاقہ میں آپ سے بڑا صوفی اور خدا پرست قابل اور دین وطریقت کا دانندہ شاید ہی کوئی شخص ہوا ہو۔ آپ نہ صرف عوام میں ہر دلعزیز تھے بلکہ نواب بہاولپور بھی آپ کے مرید تھے اس سے ظاہر ہے کہ امراء وعلماء کے نزدیک بھی آپ ایک مانے ہوئے اعلیٰ درجہ کے انسان تھے جو علوم ظاہری و باطنی سے مزین تھے۔

تاریخ احمدیت میں بھی آپ کی بڑی اہمیت اس لحاظ سے ہے کہ آپ نے بلا جھجک سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی صداقت کی علی وجہ البصیرت شہادت دی ہے اور اپنی تصنیف خاص کر "اشارات فریدیہ" میں جابجا حضور علیہ السلام کی صداقت کا اعتراف کیا ہے۔ آپ سچائی کے اظہار میں کس قدر بے باک تھے۔ حسب ذیل واقعہ سے اس کی تصدیق ہوتی ہے۔

"یہ زمانہ تاریخ احمدیت میں بڑا ہی نازک تھا جسے بشیر اول کی وفات پر اٹھنے والی مخالفت کے بعد اپنی نوعیت کا دوسرا خطرناک ابتلاء قرار دیا جانا چاہیئے لیکن اس نشان سے اہل اللہ کے ایمان میں اور بھی اضافہ ہوا۔ چنانچہ انہی دنوں نواب صاحب بہاولپور (نواب صادق محمد خاں متوفی ۱۸۹۹ء) کے دربار میں حضرت مسیح موعود کی اس پیشگوئی کا ذکر چھڑ گیا اور مصاحبین نے کہنا شروع کر دیا کہ مرزا صاحب نے آتھم کی موت کے متعلق جو پیشگوئی کی تھی وہ جھوٹی نکلی یہ ہنسی اور مذاق دیر تک ہوتا رہا یہاں تک کہ اس تمسخر میں خود نواب صاحب بھی شریک ہو گئے اور کہنے لگے واقعہ میں یہ پیشگوئی جھوٹی ثابت ہوئی۔ یہ سننا تھا کہ حضرت خواجہ غلام فرید صاحبؒ چاچڑاں شریف والے جو نواب صاحب کے پیرو مرشد تھے اور دیر سے خاموش بیٹھے یہ سب کچھ سن رہے تھے جوش میں آگئے اور فرمانے لگے "کون کہتا ہے کہ آتھم زندہ ہے، مجھے تو اس کی لاش نظر آرہی ہے۔"

(تاریخ احمدیت جلد دوم صفحہ ۳۴۰/۳۴۱)

جب ۱۸۹۶ء میں اہل علم حضرات اور ملک کے صوفیا کہلانے والے بڑے زور وشور سے سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی تکفیر کر رہے تھے اور مباہلہ کا چیلنج پر چیلنج دیتے رہے تھے اور آخر آپ کے خلاف بڑے بڑے اہل علم حضرات کے دستخطوں سے کفر کا فتویٰ شائع کیا تو آپ نے بھی ان کے جواب میں نام بنام سب کو مخاطب کر کے مباہلہ کا اعلان فرمایا لیکن کوئی بھی آپکے مقابلہ میں نہ نکلا اس پر آپ نے تبلیغ رسالت کے نام سے ایک رسالہ شائع کیا اور چیدہ چیدہ علماء کو بھیجا۔ حضرت خواجہ غلام فرید علیہ الرحمۃ کو بھی ایک عدد رسالہ بھیجا گیا باقی علماء وصوفیا نے تو خاموشی اختیار کی لیکن حضرت خواجہ غلام فرید علیہ الرحمۃ نے سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام کو ایک خط عربی زبان میں لکھا جس کے ایک حصہ کا ترجمہ ذیل میں درج کیا جاتا ہے۔

"واضح ہو کہ مجھے آپ کی وہ کتاب پہنچی جس میں مباہلہ کے لئے جواب طلب کیا گیا ہے اور اگرچہ میں عدیم الفرصت تھا۔ تاہم میں نے اس کتاب کے ایک جزو کو جو حسن خطاب اور طریق عتاب پر مشتمل تھی پڑھا ہے۔ سو اے میرے ایک حبیب سے عزیز تر۔ مجھے معلوم ہو کہ میں ابتداء سے تیرے لئے تعظیم کے مقام پر کھڑا ہوں تا مجھے ثواب حاصل ہو اور کبھی میری زبان پر بجز تعظیم اور تکریم اور رعایت آداب کے تیرے حق میں کوئی کلمہ جاری نہیں ہوا۔ اور اب میں مطلع کرتا ہوں کہ میں بلاشبہ تیرے نیک حال کا معترف ہوں اور میں یقین رکھتا ہوں کہ تو خدا کے صالح بندوں میں سے ہے اور تیری سعی عند اللہ قابل شکر ہے۔ جس کا اجر ملے گا۔ اور خدائے بخشندہ بادشاہ کا تیرے پر فضل ہے۔ میرے لئے عاقبت بالخیر کی دعا کر اور میں آپ کے لئے انجام خیر وخوبی کی دعا کرتا ہوں۔"

(بحوالہ حیات طیبہ صفحہ ۲۰۹/۲۱۰)

یہ خط حضور علیہ السلام نے ضمیمہ انجام آتھم میں شائع کر دیا۔ آخر میں ہم اس تعلق میں تاریخ احمدیت حصہ دوم سے ایک عبارت جس میں سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے متعلق خواجہ صاحب نے اپنی رائے ظاہر کی ہے درج کر دیتے ہیں۔

"تبلیغ اسلام کا یہی وہ مجاہدانہ کارنامہ تھا جسے چاچڑاں شریف (سندھ) کے ایک صاحب کشف بزرگ خواجہ غلام فرید صاحبؒ نے (جن کے ارادتمندوں کا وسیع حلقہ پھیلا ہوا ہے) بہت سراہا چنانچہ آپ نے فرمایا "ہمہ اوقات مرزا صاحب بعبادت خدا عز وجل میگذارند یا نماز می خوانند یا تلاوت قرآن شریف میکنند یا دیگر شغل اشتغال مینمایند۔ وبر حمایت اسلام ودین چناں کمر ہمت بستہ کہ ملکہ زمان لندن را نیز دعوت دین محمدی کردہ است وبادشاہ روس وفرانس وغیرہ ہمارا ہم دعوت اسلام نمودہ است وہمہ سعی وکوشش او دانیست کہ عقیدہ تثلیث وصلیب راکہ سراسر کفر است بگذارند وبتوحید خداوند تعالےٰ بگروند۔ وعلماء وقت را ببینید کہ دیگر گروہ مذاہب باطلہ راگذاشتہ صرف درپے ایں چنیں نیک مرد کہ از اہل سنت وجماعت است وبر صراط مستقیم است ودوراہ ہدایت می نمایند افتادہ اند۔ وبروے حکم تکفیرے سازند کلام عربی او ببینید کہ از طاقت بشریہ خارج است وتمام کلام او مملو از معارف وحقائق وہدایت است۔" یعنی حضرت مرزا صاحب اپنے تمام اوقات عبادت الٰہی، دعا، نماز تلاوت قرآن اور اسی نوع کے دوسرے مشاغل میں گذارتے ہیں۔ دین اسلام کی حمایت کے لئے آپ نے ایسی کمر ہمت باندھی ہے کہ ملکہ وکٹوریہ کو لندن میں دعوت اسلام بھیجی ہے اسی طرح روس، فرانس اور دوسرے ممالک کے بادشاہوں کو اسلام کا پیغام دیا ہے۔ آپ کی تمام تر سعی وجدوجہد یہ ہے کہ تثلیث وصلیب کا عقیدہ جو سراسر کفر والحاد ہے صفحۂ ہستی سے مٹ جائے اور اس کی بجائے اسلامی توحید قائم ہو جائے مگر علماء وقت کو دیکھو کہ باقی تمام باطل مذاہب کو چھوڑ کر اس نیک مرد پر کفر کے فتووں سے ٹوٹ پڑے ہیں جو اہل سنت والجماعت میں سے ہے خود بھی صراط مستقیم پر گامزن ہے اور دوسروں کو بھی اسی کی راہنمائی کر رہا ہے۔ آپ کا کلام دیکھا جائے تو انسانی قدرت سے بالا، معارف وحقائق سے لبریز اور سرتاپا ہدایت ہے۔

تمباکو

حضرت مسیح موعود فرماتے ہیں:۔

"تمباکو کے بارے میں اگرچہ شریعت نے کچھ نہیں بتلایا۔ لیکن ہم اسے اس لئے مکروہ خیال کرتے ہیں کہ اگر پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانہ میں ہوتا تو آپ اس کے استعمال کو منع فرماتے۔"

(۲۹۵ فتاوی بحوالہ البدر صفحہ ۲۴)

(قائد تربیت انصار اللہ)

موجودہ بے چینی کا اسلام کیا علاج پیش کرتا ہے

حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ کی ایک پُر معارف تقریر

فرمودہ ۹ اکتوبر ۱۹۴۶ء بمقام نئی دہلی

قسط نمبر ۲

اسلام کہتا ہے کہ صلح کرتے وقت

کسی کی آزادی کو سلب نہ کرو

اور صلح کرانے کی وجہ سے کوئی مطالبہ پیش نہ کرو۔ کیونکہ تمہارا لڑائی میں شامل ہونا امن کو بحال کرنے کے لئے تھا۔ اس لئے تم کسی حکومت سے کوئی مطالبہ نہیں کر سکتے۔ فرض کرو پولینڈ کو بچانے کے لئے امریکہ اور انگلستان کوشش کریں۔ تو کیا اس سے امریکہ اور انگلستان کا اپنا بھلا نہ ہوگا۔ کیونکہ اگر فساد ہوگا تو انگلستان اور امریکہ بھی اس کی لپیٹ سے بچ نہیں سکیں گے اور جب بھی لڑائی چھڑے گی تو زیادہ نقصان انہیں دو حکومتوں کو ہوگا۔ جن کی آبادی زیادہ ہوگی۔ جن کے مقبوضات زیادہ ہوں گے پس وہ اس لحاظ سے دوسروں سے زیادہ

امن کی محتاج

ہیں۔ اگر فساد ہو اور لڑائی ہو تو ہالینڈ کی نسبت امریکہ کا زیادہ نقصان ہونے کا خدشہ ہے۔ کیونکہ امریکہ کی آبادی چودہ کروڑ کی ہے۔ اور ہالینڈ کی آبادی کل اسی لاکھ کی ہے۔ اور اسی لاکھ کی نسبت چودہ کروڑ کی حفاظت اور امن زیادہ ضروری ہوتا ہے۔ اور اگر نقصان ہو تو چودہ کروڑ کا حصہ اسی لاکھ کی نسبت بہرحال زیادہ ہوگا۔ پس جس طرح چار کروڑ کی آبادی رکھنے والے فرانس کو امن کی ضرورت ہے۔ جس طرح ۸۵ لاکھ کی آبادی رکھنے والے بلجیم کو امن کی ضرورت ہے۔ اسی طرح ان بڑی حکومتوں کو بھی امن کی ضرورت ہے۔ پس

اسلام کہتا ہے

کہ ان چار چیزوں کے بغیر امن نہیں ہو سکتا۔

اوّل۔ لیگ کے پاس فوجی طاقت ہو۔

دوم۔ عدل و انصاف کے ساتھ آپس میں صلح کرائی جائے۔

سوم۔ جو نہ مانے اس کے خلاف سارے مل کر لڑائی کریں۔

چہارم۔ اور جب صلح ہو جائے تو صلح کرانے والے ذاتی فائدہ نہ اٹھائیں۔ یہ چار اصول لیگ آف نیشنز کے قرآن کریم نے بیان فرمائے ہیں۔ جب تک ان پر عمل نہیں ہوگا حقیقی امن پیدا نہیں ہو سکتا۔

پہلی لیگ آف نیشنز

بھی ناکام رہی۔ اور اب دوسری لیگ آف نیشنز بھی ناکام رہے گی۔ پس ضروری ہے کہ دنیا اسلام کے اصولوں کو اپنائے اور ان پر عمل پیرا ہونے کی کوشش کرے۔ کیونکہ جب تک یہ پارٹی سسٹم جاری ہے۔ اور جب تک یہ امتیاز باقی ہے۔ کہ یہ چھوٹی قوم ہے اور وہ بڑی قوم ہے اور یہ کمزور حکومت ہے اور وہ طاقتور حکومت ہے۔ اس وقت تک

دنیا کے امن کے خواب

شرمندۂ تعبیر نہیں ہو سکتے۔

پس ضروری ہے کہ اس امتیاز کو دلوں سے مٹایا جائے۔ جب تک یہ چیز باقی رہے گی۔ کہ یہ بڑی جان ہے اور یہ چھوٹی جان ہے۔ اس وقت تک دنیا امن و چین کا سانس نہیں لے سکتی۔ کشمیر ایجی ٹیشن کے موقعہ کا ایک عجیب لطیفہ مجھے یاد ہے۔ کشمیر ایجی ٹیشن کے موقعہ پر پرائم منسٹر لالہ ہری کرشن صاحب مجھے ملنے کے لئے آئے۔ ان دنوں کوئی سپاہی مارا گیا تھا۔ اس کے بدلے میں حکومت نے چار آدمیوں کو پکڑ لیا۔ کشمیر کا ایک لیڈر مجھ سے ملنے کے لئے آیا۔ تو اس نے ذکر کیا کہ یہ

کتنا ظلم ہے

کہ ایک آدمی کے بدلے میں چار آدمی پکڑ لئے ہیں میں نے ہری کرشن صاحب سے کہا یہ کیا ظلم ہے۔ کہ آپ کا ایک سپاہی مارا گیا ہے۔ اور آپ نے چار آدمیوں کو پکڑ لیا ہے۔ سزا صرف اسی شخص کو ملنی چاہیئے۔ جس نے اسے قتل کیا ہے۔ اس میں کوئی شک نہیں۔ کہ اگر کسی شخص کے قتل میں دس آدمی شریک ہوں تو دسوں ہی ذمہ دار ہونگے لیکن اس سپاہی کو ایک آدمی نے ہی مارا تھا۔ میری بات سن کر وہ کہنے لگے۔ ایک کے بدلے میں ایک ہی مارا جائے۔

یہ کس طرح ہو سکتا ہے

اس طرح تو حکومت کی بے عزتی ہے۔ گویا ان کے نزدیک سپاہی کی جان عام جانوں سے بہت بڑی تھی۔ پس لیگ آف نیشنز تبھی کامیاب ہو سکتی ہے۔ جب وہ اسلام کے اصولوں کے مطابق بنائی جائے۔ اور اسلام کے حکموں کے مطابق کام کرے۔ لیگ آف نیشنز کے بعد اگر دنیا امن حاصل کرنا چاہے۔ تو اسے مندرجہ ذیل چار چیزوں کو اکٹھا کرنے کی کوشش کرنی چاہیئے۔ اگر یہ چیزیں اکٹھی کر دی جائیں۔ تو وہ

دنیا میں ایک حکومت

کے قائم مقام ہو سکتی ہیں۔

(۱) سکہ اور ایکسچینج

(۲) تجارتی تعلقات

(۳) بین الاقوامی قضا

(۴) ذرائع آمد و رفت۔ یعنی ہر انسان کو سفر کی سہولتیں میسر ہونی چاہئیں۔ تاکہ وہ آزادی سے ایک ملک سے دوسرے ملک میں جا سکے۔ یہ چیزیں لیگ آف نیشنز سے بھی زیادہ ضروری ہیں۔ کیونکہ لیگ آف نیشنز کی تو کبھی کبھی ضرورت پڑتی ہے۔ لیکن سفر اور تجارتی تعلقات وغیرہ روزانہ کی چیزیں ہیں۔ اس وقت بعض ایسے ممالک بھی ہیں۔ جنہوں نے یہ قانون بنایا ہوا ہے کہ کوئی غیر ملکی شخص ہمارے ملک میں داخل نہیں ہو سکتا۔ مثلاً

روس اور بعض دوسرے ممالک

نے یہ پابندی لگائی ہوئی ہے۔ کہ کوئی غیر ملکی آدمی ہمارے ملک میں نہیں آ سکتا۔ ہم نے اپنے مبلغ کو وہاں بھیجنے کے لئے پاسپورٹ حاصل کرنے کی بہت کوشش کی۔ لیکن پاسپورٹ نہ دیا گیا۔ پس جب تک خیالات کا تبادلہ کرنے کی اجازت نہ ہوگی۔ اس وقت اتحاد نہیں ہو سکتا کیونکہ حکومتوں کے اتحاد کے لئے افراد کا اتحاد ضروری ہے۔ اور

افراد کا اتحاد

ہو نہیں سکتا۔ جب تک تبادلۂ خیالات نہ کریں اس لئے تبادلۂ خیالات حکومتوں کے اتحاد کے لئے پہلا قدم ہے۔ پس ان چار چیزوں کو اگر جمع کر دیا جائے۔ تو امن قائم ہو سکتا ہے۔ اس کے بعد اندرون ملک کے جھگڑوں کو دور کرنے کے لئے اسلام نے جو قواعد مقرر کئے ہیں ذیل میں وہ بیان کرتا ہوں۔ چونکہ وقت بہت تھوڑا رہ گیا ہے۔ اس لئے میں تفصیلات میں نہیں جا سکتا۔ صرف موٹے موٹے عنوانات پر ہی اکتفا کرونگا۔ پہلی چیز یہ ہے کہ نسلوں کا امتیاز مٹا دیا جائے۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے۔

یا ایھا الناس انا خلقنٰکم من ذکر و انثٰی وجعلنٰکم شعوبًا و قبائل لتعارفوا ان اکرمکم عند اللہ اتقاکم (سورۂ حجرات آیت ۱۴)

یعنی اے لوگو ہم نے تم کو مرد اور عورت سے پیدا کیا ہے۔ اور تم کو کئی گروہوں اور قبائل میں تقسیم کر دیا ہے۔ تاکہ یہ چیز تمہارے لئے آپس میں تعارف کا ذریعہ بنے۔ مگر یہ بات یاد رکھو کہ تم میں سے اللہ تعالیٰ کے نزدیک

زیادہ معزز وہی ہے

جو سب سے زیادہ متقی ہے۔ یہ قومیں اور قبیلے اور خاندان تو تعارف اور پہچان کے لئے ہیں جس طرح پہچان کے لئے نام رکھے جاتے ہیں۔ مگر کیا ناموں کی وجہ سے تم یہ کبھی سمجھتے ہو کہ چونکہ اس کا نام عبداللہ ہے۔ اس لئے یہ چھوٹا ہے۔ اور اس کا نام عبدالرحمٰن ہے۔ اس لئے وہ بڑا ہے۔ بلکہ یہ نام تو پہچاننے کے لئے ہیں۔ لیکن بعض لوگ اپنی بے وقوفی کی وجہ سے اپنے آپ کو دوسرے لوگوں سے معزز سمجھنا شروع کر دیتے۔ جیسے مسلمانوں میں سید اور ہندوؤں میں برہمن عام طور پر اپنے آپ کو افضل سمجھتے ہیں۔

پس یہ

قوموں اور قبائل کی تقسیم

اپنے اندر کوئی بزرگی نہیں رکھتی۔ بلکہ یہ تو تعارف کے لئے ہے۔ اگر سارے ہی عبدالرحمٰن نام کے ہوتے۔ اگر سارے ہی عبداللہ نام کے ہوتے یا سارے ہی چونی لال یا رام لال نام رکھتے تو پھر پہچان مشکل ہو جاتی۔ اس لئے یہ نام اور قبائل اور وطن وغیرہ ہمارے لئے تعارف ہیں

آسانی پیدا کرنے کا ذریعہ

ہیں۔ ورنہ اسلام کسی انسان کو دوسرے انسان پر محض قبیلہ یا خاندان یا وطن کی وجہ سے برتری نہیں دیتا۔ رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم نے ایک دفعہ فرمایا کہ عربی شخص کو عجمی پر کوئی فضیلت نہیں۔ اور نہ ہی عجمی کو عربی پر کوئی فضیلت حاصل ہے۔ سب ہی اللہ تعالیٰ کے بندے ہیں:

دوسری بات یہ ہے

کہ دوستی یا عدم دوستی کے امتیاز کو اڑا دیا جائے۔ دنیا میں یہ عام طور پر دیکھا جاتا ہے کہ لوگ اپنے دوستوں کی مدد کرتے ہیں۔ اور جن لوگوں سے انہیں کوئی اختلاف ہو ان کو نیچا دکھانے کی کوشش کرتے ہیں۔ یہ طریق امن کو برباد کرنے والا ہے۔ اللہ تعالےٰ فرماتا ہے۔ تعاونوا علی البر والتقویٰ ولا تعاونوا علے الاثم والعدوان۔ کہ ہم تمہیں دوستی سے منع نہیں کرتے تم دوستوں کی مدد بے شک کرو۔ مگر وہ نیکی اور تقوےٰ کی حدود کے اندر ہو۔ جو حق اُسے پہنچتا ہے۔ وہی اُسے پہنچاؤ۔ یہ نہیں کہ چونکہ دوست ہے۔ اس لئے

گناہ اور سرکشی کی حالت

میں بھی اس کی مدد کرتے جاؤ۔ رسول کریم صلے اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے ایک دفعہ صحابہؓ سے فرمایا کہ انصر اخاک ظالما او مظلوما کہ تو اپنے بھائی کی مدد کر خواہ وہ ظالم ہو یا مظلوم ہو۔ صحابہؓ نے عرض کیا یا رسول اللہ مظلوم کی مدد تو ہماری سمجھ میں آتی ہے۔ لیکن ظالم کی مدد کیسے کریں۔ آپ نے فرمایا اس کو ظلم کرنے سے روکو۔ یہی اس کی مدد ہے۔ گویا اپنے بھائی کی مدد کرنا ہر حالت میں تمہارا فرض ہے۔ اگر وہ مظلوم ہے تو ظالم کے ہاتھوں کو روکو۔ اور اگر وہ خود ظالم ہے۔ تو اُسے ظلم کرنے سے روکو پس جائز تعاون کے متعلق اسلام حکم دیتا ہے۔ لیکن ناجائز تعاون سے بہت سختی سے روکتا ہے اور حکم دیتا ہے کہ خوشی کے نشے میں ہر ناجائز بات نہ مانتے جاؤ

تیسری بات یہ ہے۔ کہ

مالداروں اور غیر مالداروں کے امتیاز

کو مٹانے کی کوشش کی جائے۔ اللہ تعالےٰ فرماتا ہے:۔

ما افاء اللہ علیٰ رسولہٖ من اھل القرٰی فللّٰہ وللرسول ولذی القربٰی والیتامٰی والمسٰکین وابن السبیل، کی لا یکون دولۃ بین الاغنیاء منکم۔

(سورۂ حشر آیت ۸)

یعنی بستیوں کے لوگوں کا جو مال اللہ تعالےٰ نے اپنے رسول کو عطا فرمایا ہے۔ وہ اللہ اور اس کے رسول اور قرابت داروں کا ہے۔ اسی طرح یتامیٰ اور مساکین اور مسافروں کا ہے اور ہم نے یہ قانون اس لئے بنایا ہے کہ یہ دولت تم میں سے امراء کے اندر ہی چکر نہ کاٹتی رہے۔ بلکہ غرباء کی ضرورت کا بھی خیال رکھا جائے۔ ہاں اسلام یہ نہیں کہتا کہ مالداروں سے پورے طور پر دولت چھین لی جائے اور ہر رنگ میں مساوات قائم کر دی جائے۔ بلکہ وہ انفرادی آزادی کا حق بھی قائم رکھتا ہے۔ لیکن ساتھ ہی وہ نظام حکومت کو توجہ دلاتا ہے کہ اپنے مالوں کو اس رنگ میں خرچ کرو۔ کہ اس کے ذریعہ غرباء کو ترقی حاصل ہو۔

چوتھی بات یہ ہے کہ

قومی جنبہ داری کی روح

کو دور کیا جائے۔ دنیا میں اکثر لوگ ایسے ہیں جو صرف اتنی بات دیکھتے ہیں۔ کہ چونکہ ہماری قوم فلاں بات کہتی ہے۔ اس لئے اس کی بات درست ہے۔ اور اب ہمارا فرض ہے۔ کہ ہم اپنی قوم کی ہر بات کی تائید کریں وہ یہ نہیں دیکھتے کہ قوم حق پر ہے یا ناحق پر۔ اور چونکہ قوم کو یہ توقع ہوتی ہے کہ افراد قوم ہر حالت میں ہمارا ساتھ دیں گے۔ اس لئے وہ جائز و ناجائز ہر قسم کے کام کو اپنے لئے مباح سمجھتی ہے۔ اللہ تعالےٰ فرماتا ہے:۔

یا ایھا الذین اٰمنوا اذا تناجیتم فلا تتناجوا بالاثم والعدوان ومعصیۃ الرسول وتناجوا بالبر والتقویٰ واتقوا اللہ الذی الیہ تحشرون۔

(سورۃ مجادلہ آیت ۱۰)

یعنی اے مومنو تم اہم امور میں مشورہ کرو۔ تو ہمیشہ اس اصل کو اپنے سامنے رکھو کہ ہم گناہ اور زیادتی اور اپنے رسول کی نافرمانی کسی صورت میں نہیں کریں گے اور ایسے معاملات میں اپنی قوم سے علیحدہ ہو جائیں گے۔ پس اسلام اس قسم کے جتھے کو ناجائز قرار دیتا ہے۔ جس کے اندر گناہ اور زیادتی اور معصیۃ الرسول سے بچنے کی کوشش نہ کی جائے۔ ہاں اسلام یہ کہتا ہے

وتناجوا بالبر والتقویٰ

کہ ایسی کمیٹیاں بناؤ۔ جو نیکی اور تقوےٰ پر مبنی ہو

واتقوا اللّٰہ

اور اللہ تعالےٰ کا خوف اپنے دلوں میں پیدا کرو۔ اور اس کی حدود توڑنے سے پرہیز کرو کیونکہ تمہاری یہ پارٹیاں اس دنیا میں ہی رہ جائیں گی۔ تم عارضی طور پر امتحان کے لئے دنیا میں آئے ہو۔ مگر تمہاری نجات اگلی دنیا سے وابستہ ہے۔ پس ایسے اعمال نہ کرو کہ تمہاری آئندہ زندگی خراب ہو جائے

یہ چار اصول ہیں جو اسلام نے بیان کئے ہیں اگر دنیا ان پر عمل کرے تو موجودہ بے چینی اور بدامنی سے نجات پا سکتی ہے۔

فلاح پانے والوں کی ایک صفت

قرآن پاک میں فلاح پانیوالے مومنوں کی جہاں دیگر صفات کا ذکر ہے۔ وہاں یہ صفت بھی بیان ہوئی ہے

والذین ھم للزکوٰۃ فاعلون

یعنی وہ لوگ (جو مومن ہیں) زکوٰۃ بھی ادا کرنے والے ہیں

ادائیگی زکوٰۃ اسلام کا ایک نہایت اہم رکن ہے جسے نظر انداز کرنا گویا اپنے ایمان کو خطرہ میں ڈالنا ہے ـــــ سیکرٹریاں مال کی خدمت میں التماس ہے کہ ایسے صاحب نصاب احباب جن کو ابھی تک اس مسئلہ کا علم نہیں۔ انہیں اس سے آگاہ کیا جائے۔ اور ۳۰ اپریل سے پہلے پہلے زکوٰۃ کی رقوم وصول کر کے داخل خزانہ فرمائیں۔ جزاکم اللہ احسن الجزاء

(ناظر بیت المال)

سوانح حضرت بھائی عبدالرحمٰن صاحبؓ قادیانی

حضرت بھائی عبدالرحمٰن صاحبؓ قادیانی کے مکمل سوانح اصحاب احمد جلد نہم میں زیر طباعت ہیں۔ اس خاطر کہ طلباء اور کم استطاعت والے دوست بھی اسے حاصل کر سکیں۔ خریداری کی قیمت کل ۳ روپے کی بجائے ایسے احباب سے صرف اڑھائی روپے اور ایسے ساکنین ربوہ سے دو روپے قبول کر لئے جائیں گے۔ لیکن یہ رعایت صرف ۱۰ مئی تک رقم ادا کرنے والوں کے لئے ہے۔ احباب دفتر اصحاب احمد معرفت احمدیہ بکڈپو دارالرحمت شرقی ربوہ رقم بھجوا سکتے ہیں۔

(خاکسار ملک صلاح الدین ایم اے مؤلف)

درخواست ہائے دعا

۱۔ چوہدری محمود احمد صاحب کلرک دفتر انصار اللہ مرکزیہ کچھ عرصہ سے بیمار چلے آتے ہیں۔ اپریشن ہونے والا ہے۔ نیز میری بھانجی امۃ النصیر بھی بیمار ہے۔ احباب کی خدمت میں درخواست دعا ہے کہ خدا تعالےٰ انہیں کامل شفا بخشے آمین

(از منظور احمد منور ضیاء الاسلام پریس ربوہ)

۲۔ بندہ عرصہ تین سال سے ریٹائر ہو چکا ہے۔ اور ابھی تک کاروبار کی کوئی صورت پیدا نہیں ہوئی۔ میری بیوی بھی بیمار رہتی ہے۔ احباب سے دعا کی درخواست ہے کہ اللہ تعالےٰ میری تمام پریشانیوں کو دور فرماوے اور میری اہلیہ کو صحت عطا فرمائے۔

(منشی عبدالرحمان گنج مغلپورہ گلی ۲ نزد جان بلڈنگ)

۳۔ بندہ کچھ مشکلات میں مبتلا ہے۔ احباب دعا فرمائیں کہ اللہ تعالےٰ میری ہر مشکل کو آسان فرمائے۔ آمین (ملک سعید احمد جاوید ولد ملک محمد شفیع بدین ضلع حیدرآباد)

۴۔ عاجزہ نے ان دنوں ایک امتحان دیا ہے۔ اسی طرح عزیزان بشارت احمد اختر حسین عنقریب امتحان میں شریک ہو رہے ہیں بزرگان سلسلہ اور تمام بہنیں اور بھائی دعا فرما دیں کہ اللہ تعالےٰ ہمیں امتحان میں اعلےٰ نمبروں پر کامیاب کرے۔ آمین۔

(خاکسار بشریٰ عفت معلمہ گرلز سکول چک ۸۰ شمالی سرگودھا)

۵۔ میری اہلیہ ایک لمبے عرصہ سے بیمار چلی آتی ہے۔ اب وہ سخت لاغر اور کمزور ہو چکی ہے بزرگان سلسلہ اور درویشان قادیان سے عاجزانہ درخواست ہے کہ وہ میری اہلیہ کی شفایابی کے لئے درد دل سے دعا فرما دیں (خاکسار میر عبدالسلام معلم وقف جدید گوٹھ ملاوہ کاں)

۶۔ عزیزم چوہدری عبدالکریم خان شاید کاٹھ گڑھی نے اپنی دائیں ٹانگ کا اپریشن میو ہسپتال لاہور میں بذریعہ بجلی علاج کروایا ہے۔ پہلے کی نسبت آرام ہے۔ احباب کرام دعا فرما دیں کہ اللہ تعالےٰ عزیز کو جلد کامل شفا عطا فرما دے۔

(خاکسار عبدالعزیز خان کاٹھ گڑھی ـــ تحصیل خوشاب ضلع سرگودھا)

۷۔ میرے دو چھوٹے بچے اور ایک پوتی عرصہ ڈیڑھ ماہ سے شدید طور پر بیمار میں اور کمزور ہو چکے ہیں۔ احباب دعا فرما دیں کہ خدا تعالےٰ انہیں جلد شفا کاملہ عطا کرے میری پریشانیوں کو دور فرما دے۔

(خاکسار عبدالواحد خاں احمدی معلم بہرو مشرقی)

گورو نانک جی سے متعلق
اسلامی کتب سے پیشگوئیاں

(از مکرم عباد اللہ صاحب گیانی)

بعض سکھ ودوانوں نے اسلامی کتب سے گورو نانک جی سے متعلق پیشگوئیاں بیان کرنے کی کوشش کی ہے۔ چنانچہ پاکستان بننے سے قبل ہمارے ایک سکھ دوست گیانی جیٹھا سنگھ جی نے کراچی سے ہمیں ایک چٹھی ¹ کے ذریعہ اطلاع دی کہ کراچی میں ایک سکھ نے جو خود کو سید پرتھی پال سنگھ کے نام سے موسوم کرتا ہے دوران تقریر میں یہ بیان کیا کہ:-

"گورو نانک جی کے پیغمبر ہونے کا ذکر قرآن کریم میں ہے اور تاریخ عرب میں متعدد مقامات پر ذکر ہے۔ اور حضرت محمد (مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم) نے خاص اپنے قلم سے گواہی دی ہے کہ میری امت گورو نانک جی کے احکامات پر عمل کرے۔"

(چٹھی گیانی جیٹھا سنگھ جی مورخہ ۲۲ ؍ ۹ ؍ ۴۶ء)

جہاں تک حقیقت کا تعلق ہے قرآن کریم کے کسی بھی مقام پر اس قسم کی کوئی پیشگوئی درج نہیں ہے۔ تاریخ عرب کونسی کتاب ہے اور کس مصنف کی تصنیف ہے اس کا بھی کوئی پتہ نہیں دیا گیا جہاں تک ہماری معلومات کا تعلق ہے یہ بات دعوےٰ سے کہی جا سکتی ہے کہ ایسی کوئی تاریخ عرب نہیں جس میں اس قسم کی پیشگوئی متعدد مقامات پر یا کسی ایک مقام پر درج ہو کہ گورو نانک جی پیغمبر ہوں گے۔ اور رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی بھی کوئی ایسی حدیث نہیں جس میں حضور نے اپنی امت کو گورو نانک جی کے حکموں پر عمل کرنے کی تلقین کی ہو۔ البتہ ایک سکھ ودوان گیانی کرتار سنگھ جی سرحدی نے حال ہی میں یہ بیان کیا ہے کہ حدیث کی مشہور و معروف کتاب بخاری شریف میں گورو نانک جی کے ظہور کی یہ پیشگوئی موجود ہے کہ:-

قال قال رسول اللہ صلے اللہ
علیہ وسلم لآخرۃ زمانٌ
نانک انشاء اللہ حکیمی الامت
فی التبعین۔ (دکیش فلاسفی ص۵)

اور اس کا ترجمہ گیانی صاحب موصوف نے یہ کیا ہے کہ:-

"کہا رسول اللہ نے کہ آخری زمانہ میں آئے گا خدا نانک کے روپ میں اس جہان میں۔ اس لئے میں اپنی امت کو حکم دیتا ہوں کہ اس کی تابعداری کرو۔"

(دکیش فلاسفی ص۵)

بخاری شریف یا حدیث کی کسی اور کتاب میں اس قسم کی کوئی بھی حدیث نہیں ہے جس میں گورو نانک جی کے ظاہر ہونے کی کوئی پیشگوئی بیان کی گئی ہو۔ یہ محض کسی ایسے سکھ کا اختراع ہے جسے عربی زبان سے بھی پوری واقفیت حاصل نہیں ہے۔ کیوں عربی زبان اور صرف نحو کے لحاظ سے یہ بالکل غلط ہے۔ بے ربط اور بے معنی عبارت ہے۔ جو رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم کی طرف منسوب کرنے کی بہت بڑی جسارت کی گئی ہے اور بہت ہی افسوسناک حرکت ہے جو نہ صرف روحانی اور دینی لحاظ سے ہی ناپسندیدہ بلکہ اخلاقی لحاظ سے بھی پست ذہنیت کا مظاہرہ ہے

خاکسار نے مکرم گیانی صاحب کی خدمت میں متعدد چٹھیاں ارسال کی ہیں اور ان سے دریافت کرنا چاہا ہے کہ انہوں نے یہ پیشگوئی کس کتاب سے نقل کی ہے لیکن ان کی طرف سے اس کا کوئی جواب تاحال موصول نہیں ہوا

رسالہ امرت امرتسر میں ایک مرتبہ سردار عجائب سنگھ جی نے لکھا تھا کہ:

"گورو نانک جی ...... سے متعلق ایک کشمیری پنڈت نے پیشگوئی کی ہے کہ:-

بود نانک عارف مرد خدا
رازہائے معرفت را رہ کشا
لیکن ایں مرد خدا اہل صفا
کرد قوم گرد ہائے طارہائے

(رسالہ امرت امرتسر نومبر ۱۹۲۸ء)

اس سے قبل اسی رسالہ میں ان مندرجہ بالا اشعار کو کشمیر کے ایک مسلمان پیر کے بیان کردہ ظاہر کیا گیا تھا اور یہ لکھا گیا تھا کہ گورو نانک جی سے متعلق ایک کشمیری مسلمان کی پیشگوئی ہے۔

(رسالہ امرت امرتسر نومبر ۱۹۲۷ء)

اس سلسلہ میں ایک اور سکھ ودوان نے یہ بیان کیا کہ ایک اور پیشگوئی پیر ولی نعمت اللہ شاہ کشمیری کی طرف سے لکھی ہوئی ملی ہے۔

بود نانک عارف مرد خدا
رازہائے معرفت را رہ کشا
لیکن ایں مرد خدا اہل صفا
کرد قوم کذب ہائے خارہا

(دکیش فلاسفی ص۵)

اور اس کے معنے یوں بیان کئے گئے ہیں:-

"آخری زمانہ میں ایک مرد خدا گورو نانک ہوگا جو ایسے راز کھولے گا کہ پہلے کسی بھی اوتار یا پیغمبر سے نہیں کھل سکے۔" (دکیش فلاسفی ص۵)

مندرجہ بالا فارسی اشعار جو کسی سکھ ودوان نے کشمیر کے پنڈت کی طرف منسوب کئے ہیں اور کسی نے انہیں کشمیر کے مسلمان پیر کی طرف منسوب کیا ہے کسی پیشگوئی پر مشتمل نہیں ہیں اور ان اشعار کا جو ترجمہ کیا گیا ہے وہ ان اشعار کا متحمل ہی نہیں ہے۔ حقیقت یہ ہے کہ یہ فارسی اشعار حضرت بانی جماعت علیہ السلام کی اس فارسی نظم کا حصہ ہیں جو حضور نے مشہور و معروف کتاب "ست بچن" کی ابتداء میں شائع فرمائی ہے۔ اگر سکھ ودوانوں نے ان اشعار کے ابتدائی لفظ "بود" پر ہی ٹھنڈے دل سے غور کیا ہوتا تو ان پر واضح ہو جاتا کہ ان میں کسی پیشگوئی کا ذکر نہیں ہے بلکہ ماضی کے ایک واقعہ کو بیان کیا گیا ہے۔ اور "بود نانک عارف مرد خدا" کے معنے "نانک ایک عارف اور مرد خدا ہوگا" نہیں ہیں۔ بلکہ اس کے معنے یہ ہیں کہ "نانک ایک عارف اور مرد خدا تھا۔"

---

¹ یہ اصل چٹھی ہمارے پاس اس وقت بھی محفوظ ہے جو گورمکھی میں ہے۔

الحمد للہ ثم الحمد للہ!

کہ اللہ تعالےٰ نے اپنے خاص فضل سے اور حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالےٰ بنصرہ العزیز اور دیگر بزرگان سلسلہ کی خاص دعاؤں اور محترم صاحبزادہ ڈاکٹر مرزا منور احمد صاحب سلمہ اللہ تعالےٰ اور دیگر ڈاکٹروں کے خصوصی علاج اور توجہ سے اب بیچش کا عارضہ کلی طور پر دور فرما دیا ہے اب صرف نقاہت باقی ہے جو امید ہے کہ خدا تعالےٰ کے فضل سے (جس نے گویا مجھے دوبارہ زندگی عطا کی ہے) آہستہ آہستہ دور ہو جائے گی۔

میں خاندان حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے واجب الاحترام اراکین۔ بزرگان سلسلہ اور ان تمام دوستوں عزیزوں اور بھائیوں کا تہ دل سے شکریہ ادا کرتا ہوں جو میری اس اٹھارہ بیس روزہ موذی اور خطرناک بیماری کے دوران میرے لئے محض حباً للہ دعائیں کرتے رہے بیمار پرسی کے لئے تشریف لائے یا بذریعہ خطوط ہمدردی کا اظہار فرمایا۔ اللہ تعالےٰ ان سب کو جزائے خیر عطا فرمائے۔ آمین۔

میری درخواست ہے کہ احباب آئندہ بھی مجھے اپنی دعاؤں میں یاد رکھیں کہ اللہ تعالےٰ مجھے صحت و عافیت کے ساتھ اپنی رضا کی راہوں پر چلنے اور دین کی زیادہ سے زیادہ خدمت کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین۔

خاکسار محمد ابراہیم۔ ہیڈ ماسٹر تعلیم الاسلام ہائی سکول ربوہ

باموقعہ دکانات

مسجد محمود تحریک جدید سے ملحق دو پختہ اور باموقعہ دکانیں کرایہ کے لئے خالی ہیں۔ کوارٹرز تحریک جدید کے ساتھ ہونے کے باعث خواہشمند احباب کیلئے کام کا نادر موقعہ ہے جو پتہ ذیل پر لکھ کر یا بالمشافہ گفتگو کر کے دکانیں حاصل کر سکتے ہیں۔

خاکسار مشتاق احمد باجوہ۔ نگران مسجد محمود ربوہ

ولادت

اللہ تعالےٰ نے میرے برادر اکبر مکرم منظور احمد خانصاحب نسیم خزانچی صدر انجمن احمدیہ کو تین لڑکیوں کے بعد مورخہ ۱۳ ؍ ۴ بروز جمعرات کو اپنے فضل سے لڑکا عطا فرمایا ہے۔ احباب کرام سے دعا کی درخواست ہے کہ اللہ تعالےٰ نومولود کو والدین کے لئے اور خاندان کے لئے قرۃ العین کا موجب بنائے اور عمر دراز عطا فرمائے اور خادم دین بنائے۔ آمین

(عبد المجید خاں۔ ربوہ)

دعائے مغفرت

اخبار الفضل مورخہ ۷ اپریل ۱۹۶۱ء میں میرے ماموں مکرم مولوی غلام مصطفےٰ صاحب ٹھیکیدار جبّہ گوجرانوالہ کی وفات کی خبر شائع ہو چکی ہے۔ ان کا جنازہ مورخہ ۴ ؍ ۶ کو ربوہ لایا گیا۔ اور حضرت مرزا بشیر احمد صاحب مدظلہ العالی نے نماز جنازہ پڑھائی اور جنازہ کو کندھا بھی دیا۔ بعد ازاں بہشتی مقبرہ میں دفن کیا گیا۔ قبر تیار ہونے پر مکرم سید زین العابدین ولی اللہ شاہ صاحب نے دعا فرمائی۔

احباب کرام و درویشان قادیان سے دعا کی درخواست ہے کہ اللہ تعالےٰ ان کو جنت الفردوس میں اعلیٰ مقام عطا فرمائے اور لواحقین کو صبر جمیل عطا فرمائے۔ مرحوم نے ایک بیوہ کے علاوہ آٹھ بچے یادگار چھوڑے ہیں۔ ان کے لئے بھی دعا کی درخواست ہے کہ اللہ تعالےٰ ان کا حافظ و ناصر ہو۔ آمین ثم آمین۔

(عبد المجید خاں۔ دفتر اصلاح و ارشاد۔ ربوہ)

ملازمین حضرات کے لئے قابل رشک نمونہ

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی المصلح الموعود ایدہ اللہ الودود کی جاری فرمودہ تحریک اکناف عالم میں تعمیر مساجد کے سلسلہ میں ملازمین حضرات کے لئے ارشاد ہے کہ:-

(۱) ہر سال جو سالانہ ترقی ملے۔ اس میں سے پہلی ترقی مساجد کی تعمیر کے لئے دیا کریں۔

(۲) اسی طرح جب کوئی دوست پہلی دفعہ ملازم ہو تو وہ پہلی تنخواہ کا دسواں حصہ مسجد فنڈ میں دیں

(۳) عارضی ملازمین جن کو ترقی نہیں ملتی۔ ایک ماہ کی تنخواہ کا ۱/۴۰ دیں

اس ارشاد کی تعمیل میں ہی ہمارے مخلص دوست مکرم جناب عبدالرشید صاحب راولپنڈی تحریر فرماتے ہیں کہ

"میں نے وعدہ کیا تھا کہ ترقی ہونے پر سلسلہ کی ضروریات کے لئے دوں گا۔"

چنانچہ آپ نے اپنی سالانہ ترقی لگنے پر۔ مبلغ ۵۰ روپے تعمیر مساجد ممالک بیرون کے لئے ارسال فرمائے ہیں۔ فجزاھم اللہ احسن الجزاء فی الدنیا والآخرۃ۔

احباب دعا فرماویں کہ اللہ تعالےٰ ان کے اخلاص میں برکت ڈالے۔ اور انہیں روحانی و جسمانی ترقیات سے نواز کر خدمت دین کی زیادہ سے زیادہ توفیق عطا فرمائے۔ آمین۔ (وکیل المال اوّل تحریک جدید)

ھل جزاء الاحسان الا الاحسان

جزاء الاحسان کے طور پر اپنے مرحوم رشتہ داروں کے لئے دائمی دعاؤں کا انتظام فرمادیں

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی المصلح الموعود ایدہ اللہ الودود کے بیحد احسانات میں سے ایک احسان یہ ہے کہ حضور نے دین اسلام سے محبت رکھنے والوں کو ثواب کا موقعہ عطا کرنے کے لئے بیرونی ممالک میں تعمیر مساجد کا ایک عالمگیر لائحہ عمل جاری فرمایا ہوا ہے۔ چنانچہ اس صدقہ جاریہ میں راولپنڈی کی ایک مخلص بہن محترمہ بیگم صاحبہ میاں حیات محمد صاحب افسر مال نے اپنے مرحوم پسر میاں محمد ظفر صاحب کی طرف سے ۹۶-۶۲-۰ روپیہ تحریک جدید کو ادا فرمائے ہیں۔ جزاھم اللہ احسن الجزاء فی الدنیا والآخرۃ۔

احباب جماعت دعا فرماویں کہ اللہ تعالےٰ ہماری اس مخلص بہن کے اخلاص میں برکت ڈالے اور انہیں اپنے خاص فضلوں سے نوازے نیز ان کے پسر مرحوم کو جنت الفردوس میں اعلیٰ مقام عطا فرمائے۔ آمین۔ دیگر مخیر احباب بھی اپنے آقا ایدہ اللہ تعالےٰ بنصرہ العزیز کی سکیم پر لبیک کہیں

(وکیل المال اوّل تحریک جدید ربوہ)

نظارت تعلیم کے اعلانات

۱- اپر ڈویژن کلرک } سکیل ۸۵-۶-۱۱۵-۱۵/۲-۱۲۵-۱۰-۲۲۵- الاؤنس علاوہ
انٹرویو کراچی ڈھاکہ

شرائط:- ڈگری۔ عمر ۱۸ تا ۲۵

درخواستیں ۲۲/۴/۶۱ تک بنام سیکشن افسر منسٹری آف ڈیفنس کراچی (پ۔ٹ ۱۲/۴/۶۱)

۲- سویلین اپرنٹسز پاکستان نیوی } پانچ سالہ باوظیفہ اپرنٹس شپ۔ آغاز جولائی ۶۱ء
امتحان داخلہ کارساز جہاز میں بمقام کراچی ۱۷/۵/۶۱ کو چٹاگانگ میں ۱۸/۵/۶۱ کو۔

شرائط: آٹھویں پاس۔ عمر ۱/۱/۶۱ کو ۱۵ ...

درخواستیں مجوزہ فارم میں ۲۷/۴/۶۱ تک بنام اسسٹنٹ ٹریننگ کمانڈر (ڈاک یارڈ) پی این ایس کارساز ڈرگ روڈ کراچی (پ۔ٹ ۱۳/۴/۶۱)

۳- داخلہ پی اے ایف پبلک سکول سرگودھا } بارھواں پری کیڈٹ داخلہ انوار ۳۰/۴/۶۱ پر ملتوی ہوا ہے (پ۔ٹ ۱۲/۴/۶۱)

۴- ریلوے ٹائپسٹ کلرک } اسامیاں ۱۵۔ سکیل ۷۰-۴-۱۰۰-۵-۱۲۰ الاؤنس ہر قسم علاوہ
تحریری امتحان وانٹرویو و میڈیکل ٹسٹ

شرائط:- میٹرک سیکنڈ ڈویژن۔ ٹائپ سپیڈ ۳۰ ایف اے یا زائد قابلیت عمر ۲۵/۴/۶۱ کو ۱۸ تا ۲۵ بصورت گریجوایٹ ۳۰ تک۔ خاص مراعات برائے امیدواران پست اقوام و قبائل و آزاد کشمیر۔ درخواستیں مجوزہ فارم قیمتی یک صد روپیہ میں مشمول مصدقہ نقول سندات ۲۵/۴/۶۱ تک بنام ڈپٹی جنرل منیجر (پرسنل) پی۔ ڈبلیو۔ ریلوے ہیڈ کوارٹرس آفس ایمپرس روڈ لاہور (پ۔ٹ ۱۲/۴/۶۱)

۵- اورل ایکسٹنشن آفیسرس } اسامیاں ۲۰۔ سکیل ۱۵۰-۱۰-۲۵۰-۱۵-۳۷۰
شرائط: ڈگری (ایجوکیشن یا کامرس یا سائنس)

درخواستیں ۲۶/۴/۶۱ تک بنام جنرل مینیجر ویسٹ پاکستان سمال انڈسٹریز کارپوریشن ۳۔ سکاچ کارنر اپر مال لاہور (پ۔ٹ ۱۲/۴/۶۱) (ناظر تعلیم)

ادائیگی چندہ وقف جدید - سال چہارم

جماعت احمدیہ کراچی کے احباب نے مندرجہ ذیل چندہ ادا کردیا ہے۔ جزاکم اللہ احسن الجزاء

محمد شمیم صاحب انور ۔ ناظم آباد کراچی ۶-۰۰
غلام احمد صاحب ۳۰-۰۰
مستری فضل کریم صاحب ۶-۵۰
مکرم صدر الدین صاحب کھوکھر ۱۳۱-۰۰
سید سخاوت علی شاہ صاحب ۶-۰۰
ملک نصیر احمد صاحب ۶-۰۰
حبیب اللہ صاحب بٹ ۷-۰۰
محمد یوسف صاحب انجینئر ۶-۰۰
مکرم ملک مبارک احمد صاحب ۷۵-۰۰
چوہدری منصور احمد صاحب ۶-۰۰
شریف احمد صاحب ۱۲-۰۰
سید محمود احمد صاحب شاد پیر الٰہی بخش کالونی ۲۴-۰۰
عبدالرزاق صاحب ۶-۰۰
ڈاکٹر ظہور حسن صاحب ۱۲-۰۰
فیروز دین صاحب پال ۶-۰۰
چوہدری سلطان محمود احمد صاحب ۶-۰۰
والدہ مرحومہ ۶-۰۰
شیخ اختر علی صاحب ماڑی پور ۶-۷۵
چوہدری اعجاز احمد صاحب ۱۲-۰۰
رشید احمد صاحب ڈیبرانی ۲۰-۰۰
عادل ایاز صاحب ۱۷-۰۰
ماسٹر ظہور الدین صاحب ۷-۵۰
اشفاق احمد صاحب ۷-۰۰
نعمت علی صاحب ۱۱-۰۰
محمد جمیل صاحب ۲۰-۰۰
ملک بشارت احمد صاحب منوڑہ ۱۰-۰۰
کے عمر احمد صاحب ۲۵-۰۰
نصیر احمد صاحب راجپوت لام سوامی ۱۶-۱۲
میرزا عبدالرشید بیگ صاحب ۱۰-۰۰
صوفی عبدالرحمٰن صاحب ۶-۵۰
یوسف خان صاحب ۶-۰۰
ملک ظہور احمد صاحب ۶-۲۵
والدہ صاحبہ نور احمد صاحب ۶-۰۰
مستری وزیر محمد صاحب ۶-۵۰
قاضی محمد شریف صاحب ۷-۰۰
مرزا بشیر احمد صاحب ہاؤسنگ سوسائٹی ۱۵-۰۰
چوہدری محمد اسرائیل صاحب ۶۰-۰۰
مولوی بشیر احمد صاحب ۶-۰۰
محمد حسین صاحب ۶-۱۹
میرزا احمد حسین صاحب ۳۰-۰۰

گھسیٹ پور ضلع لائل پور

اصغری بیگم صاحبہ زوجہ ماسٹر محمد شفیع صاحب ۵-۵۰
امۃ الحفیظ زوجہ محمد حنیف صاحب ۵-۰۰
آمنہ بی بی زوجہ محمد صدیق صاحب ۲-۰۰
جان بی بی بیوہ حاجی محمد عبداللہ صاحب ۲-۰۰
سلطان بی بی والدہ فضل احمد صاحب ۵-۰۰
عالم بی بی زوجہ فضل دین صاحب ۵-۰۰
بھاگاں بھری والدہ غلام رسول ۱-۰۰
عالم بی بی والدہ محمد سلیم صاحب ۲-۰۰
فضل بی بی زوجہ محمد الدین صاحب ۱-۰۰
خورشید بیگم زوجہ محمد اشرف صاحب ۳-۰۰
ریشم بی بی زوجہ غلام محمد صاحب ۶-۰۰
مختاراں بی بی زوجہ محمد الدین صاحب ۲-۰۰
زینب بی بی۔ لال دین و غلام عائشہ ۲-۰۰
مہر بی بی زوجہ عالم خان صاحب ۲-۷۵
حمیدہ بیگم زوجہ منشی خان صاحب ۲-۰۰
رحمت بی بی والدہ محمد رمضان صاحب ۳-۰۰
سکینہ بی بی زوجہ مولوی عبدالرحیم صاحب ۶-۰۰
حنیفہ بی بی زوجہ غلام اکبر صاحب ۵-۰۰
عائشہ بی بی زوجہ اللہ داد صاحب ۱-۰۰
امۃ الحفیظ زوجہ غلام احمد صاحب ۱-۰۰
احمد بی بی زوجہ میاں علم دین صاحب ۵-۰۰
محمد بی بی والدہ محمد شریف صاحب ۵-۰۰
رحمت بی بی والدہ منشی رحمت اللہ صاحب ۵-۰۰
عزیزہ بیگم زوجہ عبداللہ صاحب ۱-۰۰
امیر النساء زوجہ غلام رسول صاحب ۲-۰۰
محمودہ بیگم زوجہ اسمٰعیل صاحب ۲-۰۰
عزیزہ بیگم زوجہ مولوی محمد الدین صاحب ۲-۰۰
عائشہ بی بی بیوہ بدرالدین صاحب ۱-۰۰
عزیزہ نگین اختر دختر محمد شفیع صاحب ۱-۰۰
سکینہ بی بی دختر امام دین صاحب ۱-۵۰
صدیقہ بیگم زوجہ رشید احمد ۵-۰۰
شفقو زوجہ عبدالمجید ۱-۰۰
عائشہ بی بی صاحبہ معہ غلام احمد بشریٰ بیگم ۴-۰۰
آمنہ بی بی زوجہ محمد صدیق صاحب ۳-۰۰
خدیجہ بی بی زوجہ خدا بخش صاحب ۵-۰۰
حسن بی بی زوجہ فتح محمد صاحب ۱-۰۰

میزان ۱۰۷-۱۲

یہ وعدے اور وصولی محترمہ عائشہ بی بی صاحبہ سیکرٹری لجنہ اماء اللہ چک ۲۹۰ گھسیٹ پورہ ضلع لائلپور نے بھجوائے ہیں جزاکم اللہ تعالےٰ احسن الجزاء۔ دعا ہے کہ تمام بہنوں کو اللہ تعالےٰ اجر عظیم عطا فرمائے اور دین و دنیا میں ترقی و خوشحالی عطا کرے آمین

(ناظم مال وقف جدید ربوہ)

درخواست دعا

میرا لڑکا عزیز الدین عرصہ سے لاپتہ ہے دعا فرمائیں کہ اللہ تعالےٰ اسے بخیریت گھر واپس آنے کی توفیق عطا فرمائے اور میری پریشانیاں دور فرمائے۔ آمین (محمد بی بی گھسیٹ پور ضلع لائلپور)

وصایا

ذیل کی وصایا منظوری سے قبل شائع کی جاری ہیں۔ اگر کسی صاحب کو ان وصایا میں سے کسی وصیت کے متعلق کسی جہت سے اعتراض ہو۔ تو وہ دفتر بہشتی مقبرہ ربوہ کو ضروری تفصیل کے ساتھ مطلع فرمائیں۔ (سیکرٹری مجلس کارپرداز ربوہ)

نمبر ۱۶۰۱۲ :- میں امتہ الحی زوجہ غلام احمد صاحب قوم تنولی پٹھان پیشہ خانہ داری و ملازمت عمر ۳۳ سال تاریخ بیعت پیدائشی احمدی ساکن ۱۹/۱ فردوس کالونی گولی مار ۲ کراچی ۱۸ بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۱۲ مارچ ۱۹۶۱ء حسب ذیل وصیت کرتی ہوں۔

میری جائیداد اس وقت حسب ذیل ہے

۱- میرا حق مہر مبلغ پانصد روپے تھا۔ جو میں اپنے خاوند سے وصول کر کے خرچ کر چکی ہوں۔
۲- میرا زیور بتفصیل ذیل ہے:۔ نیکلس طلائی ایک عدد۔ ۲- ٹاپس طلائی ایک جوڑی۔
۳- انگوٹھی طلائی ایک عدد وزن ۳ تولہ۔ کڑے طلائی ایک جوڑی وزن ۵ تولہ۔
۵- بالیاں طلائی ایک جوڑی وزن ا تولہ۔
۶- چوڑیاں طلائی ۸ عدد وزن ۶ تولہ ۷- ٹکہ طلائی ایک عدد اور انگوٹھی طلائی ا عدد وزن ایک تولہ کل وزن ۱۶ تولہ قیمت -/۱۹۲۰ روپے
۸- پازیب نقرئی ایک جوڑی وزن چالیس تولہ قیمت -/۸۰ روپے۔ ۳- میرا ایک مکان ایک کنال میں محلہ مفتی آباد مانسہرہ ضلع ہزارہ مغربی پاکستان میں ہے جسکی قیمت مبلغ ۰۰۰ہ روپیہ ہے میں اپنے حق مہر اور مندرجہ بالا جائیداد کے ۱/۳ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتی ہوں اس کے علاوہ میں سرکاری ملازمت کرتی ہوں جس سے مجھے ماہوار تنخواہ مبلغ -/۱۶۰ روپے ملتی ہے۔ میں تا زیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی ۱/۳ حصہ خزانہ صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ میں داخل کرتی رہونگی اگر اسکے بعد میں کوئی جائیداد پیدا کروں یا میری کوئی آمد ہو تو۔ تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتی رہوں گی اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی۔ نیز میرے مرنے کے بعد میری جس قدر جائیداد ثابت ہوگی تو اسکے بھی ۱/۳ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ اگر میں اپنی زندگی میں کوئی رقم یا کوئی جائیداد خزانہ صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ میں بمد وصیت داخل یا حوالہ کر کے رسید حاصل کر لوں تو ایسی رقم یا ایسی جائیداد کی قیمت حصہ وصیت کردہ سے منہا کر دی جائے گی۔ فقط ۱۲ مارچ ۱۹۶۱ء

ربنا تقبل منا انک انت السمیع العلیم

الامتہ:- امتہ الحی بقلم خود ۱۲/۳/۶۱
گواہ شد:- غلام احمد خاوند موصیہ
گواہ شد:- شیخ رفیع الدین احمد مرکزی سیکرٹری وصایا احمدیہ مسلم ایسوسی ایشن کراچی۔

ماہنامہ اصحاب احمد کا اجراء

قادیان سے ماہ مئی سے اصحاب احمد کے نام سے ایک ماہنامہ جاری کر رہا ہوں جس کے مقاصد اس کے نام سے ظاہر ہیں فی الحال وہ بہت مختصر ہوگا۔ جو دوست اس کے خریدار بننا چاہیں وہ خاکسار کو مہربانی کر کے مطلع فرمائیں۔

پہلے شمارہ میں کوشش ہوگی کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام و خلفاء کرام کے مکتوبات کے بلاک دئے جائیں اور بعض نادر معلوماتی مضامین درج کئے جائیں اس کا چندہ فی الحال ڈیڑھ روپیہ اور طلباء سے سوا روپیہ سالانہ ہوگا۔

(خاکسار ملک صلاح الدین ایم اے قادیان)

نمبر ۱۶۰۱۳ :- میں عبد الکریم ولد میاں عبد اللطیف صاحب قوم ارائیں پیشہ ملازمت عمر ۳۲ سال تاریخ بیعت پیدائشی احمدی ساکن ۲/۲۷-H-۳ ناظم آباد کراچی نمبر ۱۸ بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۱۲ مارچ ۱۹۶۱ء حسب ذیل وصیت کرتا ہوں

میری جائیداد اس وقت حسب ذیل ہے

۱- ایک پلاٹ خالی ۶۰۰ مربع گز واقع فیڈرل ایریا کراچی میں ہے جس کی میں ایک قسط مبلغ -/۱۵۰۰ روپے ادا کر چکا ہوں۔ باقی اقساط مجھے ابھی ادا کرنی ہیں سب قسطیں ادا کرنے کے بعد یہ پلاٹ میرا ہوگا۔ جو میری واحد ملکیت ہوگی۔ میں اس کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتا ہوں۔ ۲- اس کے علاوہ میں ملازمت کرتا ہوں جس کے ذریعے مجھے ماہوار تنخواہ مع الاؤنس مبلغ -/۸۰۰ روپے ملتی ہے۔ میں تا زیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی ۱/۱۰ حصہ خزانہ صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ میں داخل کرتا رہوں گا۔ اگر اس کے بعد میں کوئی اور جائیداد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہوں گا۔ اور اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی۔ نیز میرے مرنے کے وقت میری جس قدر جائیداد ثابت ہوگی تو اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ اگر میں اپنی زندگی میں کوئی رقم یا کوئی جائیداد خزانہ صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ میں بمد وصیت داخل یا حوالہ کر کے رسید حاصل کر لوں تو ایسی رقم یا ایسی جائیداد کی قیمت حصہ وصیت کردہ سے منہا کر دی جائے گی۔ فقط ۱۲ مارچ ۱۹۶۱ء

ربنا تقبل منا انک انت السمیع العلیم۔

العبد:- عبد الکریم بقلم خود
گواہ شد:- مسعود احمد خورشید سیکرٹری خدمت خلق جماعت احمدیہ کراچی۔
گواہ شد:- شیخ رفیع الدین احمد مرکزی سیکرٹری وصایا احمدیہ مسلم ایسوسی ایشن کراچی۔

درخواست دعا

خاکسار کے والد صاحب ان دنوں بیمار ہیں۔ احباب سے ان کی کامل صحت یابی کے لئے درخواست دعا ہے (عبد الستار محلہ دار العلوم غربی ربوہ)

نمبر ۱۶۰۱۴ :- میں امتہ الرشید زوجہ چوہدری عبد الکریم صاحب قوم ارائیں پیشہ خانہ داری عمر ۲۴ سال تاریخ بیعت پیدائشی احمدی ساکن ۲/۲۷-H-۳ ناظم آباد کراچی ۱۸ بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۱۲ مارچ ۱۹۶۱ء حسب ذیل وصیت کرتی ہوں

میری جائیداد اس وقت حسب ذیل ہے۔

۱- میرا حق مہر بذمہ خاوند مبلغ تین ہزار روپے ہے
۲- میرا زیور بتفصیل ذیل ہے (۱) بالیاں طلائی ایک جوڑی وزن ۳/۴ تولہ (۲) ٹکہ طلائی ایک عدد وزن ۳/۴ تولہ (۳) لاکٹ طلائی ایک عدد وزن ۳/۴ تولہ (۴) چھلے طلائی ایک جوڑی وزن ۱/۲ تولہ (۵) انگوٹھیاں طلائی دو عدد۔ وزن ۱/۲ تولہ۔ کل وزن ۵ تولہ قیمت -/۶۰۰ روپے ہے
اس کے علاوہ میری اور کوئی جائیداد نہیں ہے میں اپنے حق مہر اور زیورات کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتی ہوں اگر اس کے بعد کوئی اور جائیداد پیدا کروں یا میری کوئی آمد ہوئی تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتی رہوں گی۔ اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی نیز میرے مرنے کے بعد میری جس قدر جائیداد ثابت ہوگی تو اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ اگر میں اپنی زندگی میں کوئی رقم یا کوئی جائیداد خزانہ صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ میں بمد وصیت داخل یا حوالہ کر کے رسید حاصل کروں تو ایسی رقم یا ایسی جائیداد کی قیمت حصہ وصیت کردہ سے منہا کر دی جائے گی۔ فقط ۱۲ مارچ ۱۹۶۱ء

ربنا تقبل منا انک انت السمیع العلیم

الامتہ۔ امتہ الرشید۔
گواہ شد۔ عبد الکریم خاوند موصیہ
گواہ شد۔ شیخ رفیع الدین احمد مرکزی سیکرٹری وصایا احمدیہ مسلم ایسوسی ایشن کراچی

نمبر ۱۶۰۱۵ :- میں ثریا بیگم بنت حکیم مرغوب اللہ قوم اعوان پیشہ خانہ داری عمر ۲۰ سال تاریخ بیعت پیدائشی ساکن شیخوپورہ صوبہ ویسٹ پاکستان بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۱۲/۳/۶۱ حسب ذیل وصیت کرتی ہوں۔

میری جائیداد اس وقت حسب ذیل ہے
زیور طلائی کانٹے وزن قریباً چار ماشہ قیمت پچاس روپے یہ میری ملکیت ہے۔ میں اس کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتی ہوں۔ اگر میں اپنی زندگی میں کوئی رقم خزانہ صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ میں بمد حصہ جائیداد داخل کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتی رہوں گی اور اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی۔ میرا وظیفہ ماہوار والدین کی طرف سے مبلغ پانچ روپے ... ملتا ہے۔ میں تا زیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی ۱/۱۰ حصہ داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ ربوہ پاکستان کرتی رہوں گی۔
فقط راقم الحروف حکیم مرغوب اللہ والد موصیہ ۱۲/۳/۶۱
الامتہ ثریا بیگم بقلم خود۔

نمبر ۱۶۰۱۶ :- میں محمود احمد خان ولد حاجی نواب خان صاحب قوم راجپوت پیشہ زمینداری عمر ۴۰ سال تاریخ بیعت پیدائشی احمدی ساکن چک ۳۰۹/۵ ضلع ڈیلپور صوبہ مغربی پاکستان بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۱۲/۳/۶۱ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔

میری جائیداد اڑھائی ایکڑ جس کی اندازاً قیمت -/۲۵۰۰ روپے ہے۔ میرا گزارہ میری مذکورہ بالا زمین کی آمد اور ماہوار پنشن -/۱۵ روپے پر ہے۔ میں وصیت کرتا ہوں کہ میری زرعی زمین کے ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی اور یہ کہ میں اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی ۱/۱۰ حصہ بھی صدر انجمن احمدیہ کو ادا کرتا رہوں گا اس وصیت کی تحریر کے بعد یا میرے مرنے کے بعد اگر کوئی مزید جائیداد ثابت ہو تو اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی

العبد محمود احمد خان بقلم خود
گواہ شد نشان انگوٹھا حافظ بشیر احمد خان برادر حقیقی محمود احمد خان
گواہ شد سید اعجاز احمد انسپکٹر بیت المال سلسلہ عالیہ احمدیہ ۱۲/۳/۶۱

تصحیح

اخبار الفضل مورخہ ۱۱/۳/۶۱ صفحہ ۶ کالم پہلا چھٹا نام مکرم مولوی عبد المغنی صاحب پڑھا جائے۔ (ناظم مالی وقف جدید)

بالآخر یورپ میں بھی اسلام غالب آئے بغیر نہ رہے گا

(بقیہ صفحہ اول)

اور اسلام کی تبلیغ کا فریضہ محنت اور تندہی سے ادا کرتے ہیں وہ بہت زیادہ تعظیم و تکریم کے مستحق ہیں آپ کے قیمتی اور ایمان افروز صداقتی ارشادات کے بعد مکرم مولود احمد خان صاحب نے حاضرین سے خطاب فرمایا آپ نے احمد نگر سے اپنے دیرینہ تعلق اور یہاں رہ کر جامعہ احمدیہ میں دینی تعلیم و تربیت کے حصول کا ذکر کرتے ہوئے اس امر کو واضح کیا کہ کس طرح اس تعلیم و تربیت نے آپ کو انگلستان میں تبلیغ اسلام کا فریضہ ادا کرنے کے قابل بنایا آپ نے مسجد فضل لندن اور وہاں کے احمدیہ مشن کی تبلیغی مساعی اور ان کے خوشکن اثرات پر روشنی ڈالتے ہوئے وہاں کی متعدد دینی تقاریب اور ان کی اہمیت بیان کی۔ اور بالخصوص احباب کو لنڈن مشن کی عید کی تقریب سے جو ہر سال نہایت وسیع پیمانے پر بڑے اہتمام سے منائی جاتی ہے کسی قدر تفصیل کے ساتھ آگاہ کیا اور بالخصوص جماعت احمدیہ انگلستان کے احباب کی ان خدمات کو نہایت درجہ قابل قدر قرار دیا جو وہ اس تقریب کو کامیاب بنانے میں ہر سال بجا لاتے اور اس طرح قربانی و ایثار اور اخلاص و فدائیت کا نہایت اعلیٰ نمونہ قائم کر دکھاتے ہیں۔ آپ نے کہا میرے قیام انگلستان کے دوران اس تقریب میں ہزار بارہ سو افراد اس تقریب میں شریک ہوتے رہے ہیں جن میں اعلیٰ افسران بعض امراء اور نامور اہل علم بھی شامل ہوتے تھے اس تقریب کو اولاً نہایت منظم طریق پر ترتیب دینے کے سلسلہ میں مکرم سید میر داؤد احمد صاحب مکرم صاحبزادہ مرزا طاہر احمد صاحب اور مکرم سید میر محمود احمد صاحب ناصر نے بہت محنت سے کام کیا انہوں نے ایسے صحیح خطوط پر اس کی پوری تنظیم کو استوار کر دکھایا کہ اس کے بعد سے ہر سال ہمیں اتنے وسیع پیمانے پر اسے کامیابی سے منعقد کرنے میں چنداں مشکل پیش نہیں آتی۔ احباب جماعت انگلستان کی بے لوث اور پر خلوص خدمات کا ذکر کرتے ہوئے آپ نے بتایا کہ احباب عید سے قبل تمام رات جاگ کر نہ صرف مہمانوں کی اس قدر کثیر تعداد کے لئے کھانا خود پکاتے ہیں بلکہ عید کے دن عید کی دعوت کو ترتیب دینے اور پھر نہایت درجہ تنظیم اور سلیقے کے ساتھ کھانا کھلانے میں اتنی محنت اٹھاتے اور مشقت کا مظاہرہ کرتے ہیں کہ جو ہر لحاظ سے قابل رشک ہے وہ بسہولت اپنے اپنے گھروں میں عید منانے کی خوشی کو اس خاطر قربان کرتے ہیں۔ کہ تا ایک طرف لندن میں اسلامی ممالک سے آئے ہوئے بے شمار مسلمان پردیس میں دلی مسرت کے ساتھ عید منا سکیں اور دوسری طرف ان سربرآوردہ اور نامور غیر مسلم حضرات تک جنہیں بہت بھاری تعداد میں مدعو کیا جاتا ہے اسلام کا پیغام پہنچ سکے۔ انگلستان کے دوسرے اسلامی مراکز جن میں عید کی تقریب منائی جاتی ہے باوجود کثیر رقم خرچ کرنے کے اس تنظیم اور جذبۂ خدمت کا مظاہرہ کرنے سے عاری ہیں جو لندن مشن کا طرۂ امتیاز بن چکا ہے آپ نے کہا لندن مشن کی اس تقریب کی اہمیت کا اندازہ اس امر سے بھی ہوتا ہے کہ اسے گذشتہ سالوں میں ٹیلیویژن پر بھی دکھایا گیا۔ اور اس طرح اہل انگلستان تک نہایت وسیع پیمانے پر اسلام کا پیغام پہنچنے کا موقع پیدا ہوا۔ آپ نے دوران تقریر میں لندن مشن کی دیگر اسلامی خدمات کا بھی ذکر کیا اور بتایا کہ کس طرح لندن مشن کے ذریعہ انگلستان کی سرزمین میں اسلام کا اثر و نفوذ بڑھ رہا ہے اور دن بدن اس کی جڑیں مضبوط ہو رہی ہیں آپ نے کہا یہ سب سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی برکت اور سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ کی قیادت کا ثمرہ ہے کہ دیار اللہ تعالیٰ اسلام کی سربلندی کے [illegible] رہا ہے۔

مکرم مولود احمد خان صاحب کے بعد مکرم عبدالحکیم صاحب اکمل نے حاضرین سے خطاب کرتے ہوئے ہالینڈ میں تبلیغ اسلام کے ایمان افروز حالات بیان کئے آپ نے بالخصوص مسجد ہالینڈ کی تعمیر اور تبلیغ و اشاعت اسلام کے ضمن میں اس کی بنیادی اہمیت پر تفصیل سے روشنی ڈالی اور بتایا کہ کس طرح اس مسجد کی تعمیر سے وہاں تبلیغ اسلام کے ایک نئے دور کا آغاز ہو چکا ہے اور کس طرح وہاں اسلام مضبوطی سے اپنے پاؤں جماتا جا رہا ہے۔ آپ نے آخر میں اس امر پر زور دیا کہ ابھی یورپ کو حلقہ بگوش اسلام بنانے میں بہت زیادہ محنت تندہی اور جانفشانی سے کام کرنے کی ضرورت ہے۔ آپ نے نوجوانوں کو توجہ دلائی کہ وہ آگے آئیں اسلام کی خاطر اپنی زندگیاں وقف کریں اور اسلام کو دنیا کے کونے کونے میں سربلند کر کے خدا تعالیٰ کے حضور سرخرو ٹھہریں

آپ کے بعد علی الترتیب مکرم قریشی محمد نذیر صاحب فاضل ملتانی اور مکرم گیانی ظاہر حسین صاحب نے پنجابی زبان میں صداقت حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے موضوع پر معرکۃ الآراء تقاریر کیں بالخصوص مکرم گیانی صاحب نے اپنے نہایت درجہ دلکش اور مؤثر انداز میں واضح کیا کہ جماعت احمدیہ کے ذریعے آج دنیا کے کونے کونے میں اسلام کو سربلندی نصیب ہونا حضرت بانی سلسلہ احمدیہ علیہ السلام کی صداقت کی زبردست دلیل ہے نیز حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے صحابی مکرم میاں محمد ظہور خان صاحب پٹیالوی نے حضور علیہ السلام کے ایک قدیمی اور مخلص صحابی حضرت مولوی محمود الحسن خان صاحب رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے تبلیغی جوش کا ذکر کیا اور بتایا کہ حضرت مولوی صاحب مرحوم کو اس ابتدائی زمانہ میں ہی یہ لگن تھی کہ احمدی نوجوان اپنے وطنوں کو خیرباد کہہ کر یورپ پہنچیں اور وہاں اسلام پھیلائیں یورپ کو مسلمان بنانے کا یہ جذبہ آپ میں جنون کی حد تک پہنچا ہوا تھا۔ آپ کا یہ جذبہ رنگ لایا اور آپ کے پوتے یعنی مکرم مولود احمد خان صاحب کو انگلستان میں سات سال سے زائد عرصہ تک کامیابی سے تبلیغ اسلام کا فریضہ ادا کرنے کی توفیق ملی۔ اس لحاظ سے ان کا اس سعادت سے بہرہ مند ہونا ایک خدائی نشان ہے۔

آخر میں صاحب صدر نے احباب کو تبلیغ و اشاعت اسلام کا یہی جوش اور جنون اپنے اندر پیدا کرنے کی طرف توجہ دلائی اور اپنی اولادوں کو خدمت اسلام کے لئے وقف کرنے کی پرزور تحریک کی۔ بعد ازاں آپ نے دعا کرائی اور یہ بابرکت جلسہ اختتام پذیر ہوا۔

لنکا میں ہنگامی حالت کا اعلان

کولمبو ۱۹ اپریل۔ لنکا میں تامل فیڈرل پارٹی کی تحریک سے جو صورت حال پیدا ہو گئی ہے اس پر قابو پانے کے لئے ملک بھر میں ہنگامی حالت کا اعلان کر دیا گیا ہے۔ شمالی علاقہ کے پانچ بڑے شہروں میں چوبیس گھنٹے کا کرفیو نافذ کر دیا گیا ہے اور تامل فیڈرل پارٹی خلاف قانون قرار دیدی گئی ہے۔ تامل فیڈرل پارٹی انہی شہروں میں گذشتہ فروری میں تامل زبان کی حمایت میں مہم چلاتی رہی ہے لنکا کی حکومت کے اعلان میں کہا گیا ہے کہ تامل فیڈرل پارٹی لنکا میں ایک الگ ملک قائم کرنے کی کوشش کر رہی تھی ایسی صورت میں اس کے سوا اور کوئی چارہ نہ تھا کہ امن قائم رکھنے کے لئے ہنگامی اقدامات کئے جائیں۔

رجسٹرڈ ایل نمبر ۵۲۵۴